ہولی فیتھ پریزنٹیشن اسکول راولپورہ سرینگر

Winter Assignment FA-1 FA-2

مضمون: اُردو

سبق: ﴿بچے کی دُعا﴾

اقوال زریں: خدا کی رحمت سے نا اُمید ہوتا نہایت نقصان دہ ہے۔

مرکزی خیال: دنیا میں جہالت،نفرت اور حسد بہت ہے۔اس کو دور کرنا ہمارا فرض بنتا ہے اسلئے بچہ دنیا میں جہالت،نفرت اور حسد کو علم کی مدد سے دور کرنا چاہتا ہے۔اس نظم میں بچہ غریبوں، دردمندوں اور ضعیفوں سے محبت اور ہمدردی کرنا چاہتا ہے۔بچہ ہر ایک برائی سے بچنے کی دُعا کرتا ہے اور بچہ پروانے کی مانند زندگی گزارنا چاہتا ہے۔

الفاظ	معنی
ا۔ لب	ہونٹ
۲۔ تمنا	آرزو
۳۔ صورت	مانند
۴۔ اُجالا	روشنی
۵۔ زینت	خوبصورتی
٦۔ چمن	پھولوں کا باغ
۷۔ ضعیفوں	کمزوروں
۸۔ حمایت	مدد
۹۔ راہ	راستہ
۱۰۔ دم	طاقت

☆ سوالات/ جوابات

س۔شاعراس نظم میں کس سے مخاطب ہے؟

ج۔شاعراس نظم میں خُدا سے مخاطب ہے۔

س۔شاعر دُنیا کے لیے کیا چاہتا ہے؟

ج۔شاعر دُنیا کے لیے ایسی روشنی چاہتا ہے کہ جس سے ہر طرح کا اندھیرا ختم ہو جائے۔

س۔شاعر وطن کی زینت کس طرح چاہتا ہے؟

ج۔شاعر وطن کی زینت چمن کے پھولوں جیسی چاہتا ہے۔

س۔آخری شعر میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

ج۔آخری شعر میں شاعر نے بُرائی سے بچنے اور نیک راہ پر چلنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

س۔خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

۱۔زندگی۔۔۔۔کی صورت ہو خدایا میری۔(شمع)

۲۔ہو مرے دم سے یونہی میرے۔۔۔۔کی زینت۔(وطن)

۳۔ہو میرا کام۔۔۔۔کی حمایت کرنا۔ (غریبوں)

۴۔میرے اللہ۔۔۔۔سے بچانا مجھ کو۔ (بُرائی)

س۔نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جُملے بنائیے۔

۱۔شمع: پروانہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے۔

۲۔دردمند: دردمندوں سے محبت کرو۔

۳۔حمایت: ہمیں غریبوں کی حمایت کرنی چاہیے۔

۴۔پھول۔چمن میں پھول کھلتے ہیں۔

۵۔دنیا۔دنیا خوبصورت ہے۔

﴿سرگرمی﴾

اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور ترنم کے ساتھ پڑھیے۔

سبق: ﴿انٹرنیٹ﴾

اقوال زریں: دانشوروں کا کہنا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

مرکزی خیال: سائنس نے جس طرح ہمیں میڈیکل اور مشینوں وغیرہ میں سہولیات مہیا کی ہیں اسی طرح مواصلات کے نظام میں ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، موبائل اور انٹرنیٹ جیسی کہی سہولیات سائنس کی بدولت مہیا ہوئی ہیں۔مختصرا سائنس اج کے دور میں بہت بڑی نعمت ہے۔

خلاصہ: انٹرنیٹ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے، جس سے دنیا میں کروڑوں افراد براہ راست اپس میں جڑے ہوئے ہیں۔اس نیٹ ورک (network) کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ اپ چند منٹوں میں اس مواصلاتی نظام کے ذریعے کسی بھی ایسے شخص سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں جو اپ ہی کی طرح اس نظام سے جڑا ہوا ہو . اگر اپ امریکہ کی کسی لائبریری میں کسی مخصوص مضمون کی خاص کتاب کے چند اوراق کی فوٹو کاپی لینا چاہتے ہیں تو اپ اپنے کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعے اس لائبریری میں داخل ہو کر اس مخصوص کتاب کے ان اوراق کو اپنے مانیٹر پر پھیلا کر پڑھ سکتے ہیں۔ یہ سب انٹرنیٹ کے ذریعے ممکن ہوا ہے۔اپ الیکٹرانک میل (email) کے ذریعے اپنے دل کی بات دو تین منٹ میں اپنے دوست تک پہنچا سکتے ہیں، جو ہزاروں میل دور جاپان میں بیٹھا ہے۔دراصل انٹرنیٹ معلومات کا وہ خزانہ ہے، جس کے ذخیرے کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ علم، جانکاری اور اطلاعات کا وہ سمندر ہے، جو اطلاعات کے جوہر سے مالا مال ہے۔

الفاظ	معنی
۱) مواصلاتی نظام	ذرائع نقل و حرکت کا جدید طرز
۲) انٹرنیٹ	کمپیوٹر کے ذریعے جانکاری مہیا کرنے والا ایک پروگرام
۳) پی سی	ٹیبل پر رکھا جانے والا کمپیوٹر
۴) لیپ ٹاپ	گود میں رکھا جانے والا کمپیوٹر
۵) مانیٹر	کمپیوٹر کا سکرین
٦) ہارڈ ڈسک	وہ آلہ جس پر کمپیوٹر کی تمام معلومات کو محفوظ کیا جاتا ہے

۷) ای میل　　　　　الیکٹرانک میل یعنی انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ

☆ **سوالات/ جوابات:**

س) انٹرنیٹ کی مختصر تعریف کیا ہے؟

ج) انٹرنیٹ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے، جس سے دنیا میں کروڑوں افراد براہ راست اپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

س) انٹرنیٹ کی سب سے بڑی خاصیت کیا ہے؟

ج) انٹرنیٹ کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ اپ چند منٹوں میں اس مواصلاتی نظام کے ذریعے کسی بھی ایسے شخص سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں جو اپ ہی کی طرح اس نظام سے جڑا ہوا ہو۔

س) انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ کیا کہلاتا ہے؟

ج) انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ الیکٹرانک میل کہلاتا ہے۔

س) لیپ ٹاپ کیا ہوتا ہے؟

ج) لیپ ٹاپ ایک پرسنل کمپیوٹر ہوتا ہے جو ایک پرسنل پرنٹنگ پریس، ٹیلی فون، ریڈیو، پوسٹ افس، ٹیلی ویژن اور لائبریری بن چکا ہے۔

س) مانیٹر کسے کہتے ہیں؟

ج) کمپیوٹر کی سکرین کو مانیٹر کہتے ہیں۔

س۔خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

۱۔۔۔۔۔۔دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔(انٹرنیٹ)

۲۔انٹرنیٹ کے ذریعے۔۔۔۔بھی لکھے جاتے ہیں۔ (خط)

۳۔انٹرنیٹ نے دُنیا کو ایک۔۔۔۔بنا دیا ہے۔　　(گاؤں)

س۔الفاظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔کمپیوٹر: کمپیوٹر ایک الیکٹرانک مشین ہے۔

۲۔لیپ ٹاپ: لیپ ٹاپ ہمارا پرسنل کمپیوٹر ہوتا ہے۔

۳۔ انٹرنیٹ: انٹرنیٹ دُنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔
۴۔ ٹیلی ویژن پر ہم خبریں دیکھتے ہیں۔
س۔ انٹرنیٹ پر پانچ جملے لکھیے۔
انٹرنیٹ دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ہم ایک دوسرے کے ساتھ جڑ سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ہم ایک دوسرے کو پیغامات بھیج سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ نے دنیا کی ہر جانکاری دستیاب ہے۔ انٹرنیٹ نے دنیا کو ایک گاؤں بنا دیا ہے۔

﴿سرگرمی﴾

لیپ ٹاپ، مانیٹر، ماؤس، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، ٹیلی فون، کی تصویر جمع کر کے اپنی کاپی پر چسپاں کیجیے۔

سبق: ﴿انصاف﴾

اقوال زریں: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔
مرکزی خیال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کی سرزمین جہالت , عیاشی , بےحیائی , فساد , جھوٹ , فریب اور ریا کاری میں ڈوبی ہوئی تھی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا . اسلام نے عدل اور انصاف کا ایسا قانون رائج کیا کہ جس میں انسانوں کے درمیان اونچ نیچ کے فرق کو یکسر ختم کیا گیا۔
خلاصہ: یہ سبق انصاف ہماری نصابی کتاب بہارستان اردو سے ماخوذ ہے . اس سبق میں ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جو عدل اور انصاف کے ساتھ مربوط ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بڑے گھرانے کی خاتون کا معاملہ پیش ہوا . کچھ لوگ چاہتے تھے کہ خاتون کے ساتھ رعایت بھرتی جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی جائے . ایک نوجوان اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ائے اور مدعا بیان کیا۔

انہوں نے ابھی اپنی بات مکمل نہ کی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایسی باتوں سے پرہیز کیا کرو۔ پچھلی قوموں میں بہت تباہی تھی۔ اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا اور میں ہرگز اس کی اجازت نہیں دوں گا ." ایک اور واقعہ جنگ بدر کا بھی بیان کیا گیا جس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ اس جنگ میں بہت سے لوگوں کو قیدی بنایا گیا۔ ان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ بھی شامل تھے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ان کے رسی کو زیادہ کس کے باندھا گیا

تھا جس کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ رات کو درد کی شدت سے کراہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کراہنے کی اواز سن کر بے قرار ہو گئے۔ آپ کے ساتھیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے قراری نہ دیکھی گئی اور انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسی ڈھیلی کر دی۔ حضور کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تمام قیدیوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے سارے قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عدل وانصاف سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ اور اسلام کی نظر میں ہر کوئی یکساں ہے۔

الفاظ	معنی
۱) جہالت	بے علمی
۲) فریب	دھوکہ
۳) ریاکاری	مکاری
۴) نخوت	گھمنڈ
۵) تکبر	غرور
۶) ذلت	رسوائی
۸) بازپرسی	جوابدہی
۹) روا	جائز
۱۰) نادار	مفلس
۱۱) یکسر	تمام
۱۲) رعایت	لحاظ
۱۳) پرہیز	دور رہنا

☆ **سوالات/ جوابات:**

سوال نمبر: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پہلے عرب کی سرزمین جہالت اور اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی

سوال: اسلام نے عدل اور انصاف کا کیسا قانون رائج کیا؟

جواب: اسلام نے عدل اور انصاف کا یکساں قانون رائج کر کے انسانوں کے درمیان اونچ نیچ کے فرق کو یکسر ختم کر دیا۔

سوال: جنگ بدر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کس رشتہ دار کو قید کیا گیا تھا؟

جواب: جنگ بدر میں حضرت محمد صلی اللہ علی وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو قید کیا گیا تھا۔
سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا تعلیم دی؟
جواب: آپ صلی اللہ علیہ واصحاب وسلم نے تعلیم دی کے اللہ اور اللہ کے قانون کی نظر میں گورا اور کالا , عجمی اور عربی , امیر اور غریب سب یکساں ہیں . کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔
سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن باتوں سے پرہیز کیا؟
جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ , وعدہ خلافی , بد دیانتی، تکبر، عیاشی، لڑائی جھگڑے، جہالت، اونچ نیچ نسل پرستی اور حق تلفی جیسے سبھی کاموں سے پرہیز کر کے اپنے ظاہر و باطن کو پاک وصاف رکھا۔
س۔ واحد کے جمع بنائیے۔

واحد	جمع
امیر	اُمراء
غریب	غُربا
رئیس	رؤسا
جاہل	جہال
ادیب	ادُبا
شاعر	شعرا

س۔ متضاد الفاظ

الفاظ	متضاد
دائیں	بائیں
گورا	کالا
امیر	غریب
چھوٹا	بڑا

سرگرمی: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل کے متعلق چند احادیث اپنی کاپی پر قلم بند کیجئے۔

گرائمر

سوال نمبرا: اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں۔

۱) **اسم علم:** وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کی شناخت یا پہچان کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً لکھنو، راوی محمود ہندوستان، غالب، ابن مریم وغیرہ۔

۲) **اسم ضمیر:** وہ اسم جو کسی اسم کی جگہ اس غرض سے استعمال کیا جائے تا کہ بار بار کی دہرائی سے بچا جا سکے۔ اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ جیسے وہ، اُنہیں، ہم، اُس، کا وغیرہ۔

۳) **اسم اشارہ:** وہ اسم ہے جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہو۔ جیسے یہ قلم، وہ کتاب، وغیرہ۔ ان میں ''یہ'' اور ''وہ'' اسم اشارہ ہے۔

۴) **اسم موصول:** وہ اسم ہے جب تک اس کے ساتھ کسی جملے کو نہ ملایا جائے تب تک اس کے معنی پوری طرح سمجھ میں نہیں آتے مثلاً: جو محنت کرے گا، اس کا پھل پائے گا۔

سوال نمبر۲: اسم علم کی اقسام

اسم علم کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱) **خطاب:** وہ اعزازی نام ہے جو کسی شخس کو عزت کے طور پر سرکار کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جیسے سر، خان بہادر، شمس العلما وغیرہ۔

۲) **لقب:** وہ وصفی نام ہے جس سے کوئی شخص لوگوں میں مشہور ہو جائے۔ جیسے باپو: موہن داس کرم چند گاندھی، ملکہ ترنم: لور جہاں وغیرہ۔

۳) **تخلص:** وہ چھوٹا نام ہے جو شاعر اپنے پورے نام کے بدلے شعروں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے نواب مرزا خان داغؔ، میر تقی میرؔ۔

۴) **عُرف:** وہ چھوٹا نام ہے جو محبت یا حقارت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو۔ جیسے لالہ چھکن، میاں فتو وغیرہ۔

۵) **کنیت:** وہ نام ہے جو ماں، باپ، بیٹے، بیٹی کی نسبت سے رکھا جاتا ہے۔ جیسے ابن بطوطہ، ابو حارثہ، اُم ایمن، ابن مریم، بنت عقیق وغیرہ۔

سبق: ﴿گفتگو کے آداب﴾

اقوالِ زریں۔ تم سب میں سے وہ شخص اچھا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

مرکزی خیال: یہ سبق گفتگو کے آداب کے بارے میں ہے۔ اس سبق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی بات کہو تو ہمیشہ سچ کہو۔ پیچدار بات نہ کرو۔ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی سچ اختیار کرنا ہے۔ آنحضور ﷺ کی گفتگو بھی نہایت شریں اور دلآویز ہوتی تھی۔ لہٰذا ہمیں بھی پاکیزہ گفتگو کرنی چاہیے کیونکہ حدیث میں ہے کہ پاکیزہ کلمہ بھی صدقہ ہے۔

خلاصہ: کسی کی بات کاٹنا سخت عیب ہے۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہولے تو ہرگز اپنی بات شروع نہ کریں۔ البتہ کوئی سخت ضرورت ہو تو اوّل اس شخص سے معافی مانگو تب بات کہو۔ بات کو زبان سے بعد میں نکالو، پہلے اس کو سوچ لیا کرو کیونکہ بِن سوچے بولنا بے وقوفی ہے۔ گفتگو کے وقت سخت لفظ بولنا، بہت تیزی اور غصہ ظاہر کرنا، اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا نہایت غیر شائستہ طریقہ ہے۔ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا کرو جن کی سچائی میں تم کو خود شک ہو۔ جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی سے پیش آؤ۔ غرور اور سختی نہ جتاؤ۔ کوئی حقارت کا لفظ نہ بولو۔ چُغل خوری سخت عیب ہے۔ اس سے لوگوں کو ناحق تکلیف پہنچتی ہے۔ چُغل خور کی بات پر کبھی یقین نہ کرو۔ اس کے کہنے سے کسی کی طرف بدگمانی مت کرو۔

الفاظ	معنی
۱) آداب	اچھے طریقے
۲) بات کاٹنا	کسی کی بات میں دخل دینا
۳) چُغل خوری	پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا
۴) قلعی کھلنا	سچائی کا ظاہر ہو جانا
۵) ملامت	بُرا بھلا کہنا
۶) ندامت	شرمندگی
۷) بدگمانی	غلط فہمی

☆سوچیے اور بتائیے۔

درج ذیل چند بیانات دیے گئے ہیں ان کے سوالات بنائیے:

۱) نہ اس قدر رُک رُک کر بولو کہ سُننے والے کا جی اُکتا جائے۔

س) انسان کو بات کرتے وقت کس رفتار سے بولنا چاہئے؟

۲) بن سوچے بولنا بے وقوفی ہے ایک ہی بات کو بار بار دہرانا ٹھیک نہیں۔

س) بن سوچے بولنا اور ایک ہی بات کو بار بار بولنا کیسا ہے؟

۳) جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ۔

س) چھوٹوں سے کس طرح گفتگو کرنی چاہیے؟

۴) کوئی تمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے تو منع کر دو اور اُس سے سمجھاؤ کہ یہ بُرا کام ہے۔

س) اگر کوئی شخص ہمارے سامنے کسی کی چغلی کھوری کرے تو ہمیں اسے کیا نصیحت کرنی چاہیے؟

س۔خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

۱۔بولنے میں اس قدر۔۔۔۔۔نہ کرو کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔ (جلدی)

۲۔کسی کی بات کاٹنا سخت۔۔۔۔۔ہے۔(عیب)

۳۔بن سوچے بولنا۔۔۔۔ہے۔ (بے قوفی)

۴۔بات کو زبان سے بعد میں نکالو پہلے۔۔۔کرو۔(سوچ لیا)

۵۔۔۔۔۔کی بات پر کبھی یقین نہ لاؤ۔ (چغل خور)

س۔نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

جی اُکتانا: اس قدر رک رک کر بات نہ کرو کہ سننے والے کا جی اکتا جائے۔

بات کاٹنا: کسے کی بات کاٹنا سخت عیب ہے۔

شیخی بگھارنا: چھوٹے کے سامنے کبھی شیخی نہیں بگارنی چاہیے۔

قلعی کھلنا: آخر کار چغل خور کی قلعی کھل جاتی ہے۔

س۔درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے۔

الفاظ	ضد
سخت	نرم
گورا	کالا
اچھائی	بُرائی
نفرت	اُلفت
سچ	جھوٹ

س۔درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

آدمی: ہر آدمی کا اپنا اپنا مزاج ہوتا ہے۔

پھول: مجھے گلاب کا پھول پسند ہے۔

درخت: درخت ماحول کو صاف رکھتے ہیں۔

زمین: زمین سورج کے اردگرد گھومتی ہے۔

اُستاد: مجھے میرے اُستاد بہت پسند ہیں۔

﴿سرگرمی﴾

گفتگو ہی بتا دیتی ہے کہ تربیت ہوئی ہے یا فقط پالا گیا ہے۔اس جملے کی وضاحت کیجئے اور اپنی کاپی پر لکھیئے۔

سبق: ﴿تصویرِ کشمیر﴾

اقوال زریں: دنیا میں دو قوتیں ہیں ایک تلوار اور دوسرا قلم۔

مرکزی خیال: کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اگر فردوس بروی زمین است

ہمین است ہمین است ہمین است

یعنی دنیا میں اگر کہی جنت ہے تو وہ یہی ہے، یہی ہے، یہی ہے یعنی کشمیر۔ کشمیر کی خوبصورتی پوری دنیا کے لئے مثال ہے۔ لوگ اسے دنیا کی جنت کہتے ہیں۔ یہاں پر بڑے بڑے اولیا، عابد اور عارف پیدا ہوئے ہیں۔ یہ ادیبوں اور شاعرں کی سرزمین ہے۔ یہاں پر ہر مذہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ کشمیر کے چشموں کا پانی میٹھا ہے۔ کوکرناگ، چشمہ شاہی، شالیمار، نشاط، اور گلمرگ یہاں کے خوبصورت صحت افزا مقامات ہے۔

<u>خلاصہ:</u> نظم ’’ تصویر کشمیر‘‘ نشاط کشتواڑی کی مشہور نظم ہے۔ یہ نظم بہارستان اُردو سے لی گئی ہے۔ یہ نظم کتاب ’’تصویر خیال‘‘ سے ماخوذ ہے۔ اس نظم میں شاعر نے کشمیر کی خوبصورتی اور اس کے مناظر کی تعریف کی ہے۔ شاعر کشمیر کی تعریف میں یہ کہتا ہے کہ کشمیر اولیاؤں، عارفوں، ادیبوں اور شاعروں کی سرزمین ہے۔ شاعر کشمیر کی خوبصورتی کو جنت کی خوبصورتی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ شاعر نے چناروں اور صنوبر کے درختوں کی تعریف کی ہیں ساتھ ہی ساتھ جھیل ڈل اور اس میں کھلنے والے کنول کے پھول کی خوبصورتی کی تعریف اور ڈل میں چلنے والی کشتیوں کی تعریف بھی کرتے نظر آرہے ہیں۔

الفاظ	معنی
۱) اولیاء	ولی کی جمع بمعنی دوست
۲) عارف	پہچاننے والا
۳) عابد	عبادت کرنے والا
۴) گلشن	باغ
۵) سراپا	سر سے پاؤں تک
۶) دل رُبا	دلبر
۷) ڈل	کشمیر کی مشہور جھیل کا نام
۸) چشم گردوں	زمانہ

☆ سوچیے اور بتائیے:

س) نظم کے پہلے بند میں شاعر نے کشمیر کو کس کی سرزمین کہا ہے؟

ج) نظم کے پہلے بند میں شاعر نے کشمیر کو اولیاوں، عارفوں، عالموں عابدوں، ادیبوں اور شاعروں کی سرزمین کہا ہے۔

س) شاعر کیوں کہتا ہے کہ گلمرگ کشمیر کی جان ہے؟

ج) شاعر گُلمرگ کی خوبصورتی اور سرسبز میدانوں کو دیکھ کر گُلمرگ کو کشمیر کی جان کہتا ہے۔

س) جھیل ڈل میں کون سے خوشنما نظارے پائے جاتے ہیں؟

ج) جھیل ڈل میں چناروں، کنول کے پھولوں اور شکارہ کے خوشنما نظارے پائے جاتے ہیں۔

س) تصویر کشمیر کس شاعر کی تخلیق ہے؟

ج) نظم ''تصویر کشمیر'' مشہور شاعر'' نشاط کشتواڑی'' کی تخلیق ہے۔

س) نظم کے آخری بند کو نثر میں لکھیے۔

ج) چناروں کی شان بہت ہی دل ربا ہے اور سرو صنوبر کی فضا حسین ہے۔ جھیل ڈل میں کنول کے پھول نہایت خوبصورت دکھتے ہیں۔ اس پر یہ کشتیوں کے نظارے بھی الگ ہیں۔

﴿سرگرمی﴾

۱۔ کشمیر کے مشہور تین صحت افزا مقام کے نام لکھیے۔

۲۔ شالیمار باغ۔ نشاط باغ۔ گلمرگ پر پانچ جملے لکھیے۔

۳۔ کشمیر کے کسی باغ کی تصویر اپنی نوٹ بک میں بنائیے۔

﴿گرائمر﴾

سوال نمبر ۱: اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں۔

۱) اسم علم: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کی شناخت یا پہچان کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً لکھنو، راوی محمود ہندوستان، غالب، ابن مریم وغیرہ۔

۲) اسم ضمیر: وہ اسم جو کسی اسم کی جگہ اس غرض سے استعمال کیا جائے تا کہ بار بار کی دہرائی سے بچا جا سکے۔ اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ جیسے وہ، اُنہیں، ہم، اُس، کا وغیرہ۔

۳) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہو۔ جیسے یہ قلم، وہ کتاب، وغیرہ۔ ان میں ''یہ'' اور ''وہ'' اسم اشارہ ہے۔

۴) اسم موصول: وہ اسم ہے جب تک اس کے ساتھ کسی جملے کو نہ ملایا جائے تب تک اس کے معنی پوری طرح سمجھ میں نہیں آتے مثلاً: جو محنت کرے گا، اس کا پھل پائے گا۔

سوال نمبر۲: اسم علم کی اقسام

اسم علم کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱) خطاب: وہ اعزازی نام ہے جو کسی شخس کو عزت کے طور پر سرکار کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ جیسے سر، خان بہادر، شمس العلما وغیرہ۔

۲) لقب: وہ وصفی نام ہے جس سے کوئی شخص لوگوں میں مشہور ہو جائے۔ جیسے باپو: موہن داس کرم چند گاندھی، ملکہ ترنم: لور جہاں وغیرہ۔

۳) تخلص: وہ چھوٹا نام ہے جو شاعر اپنے پورے نام کے بدلے شعروں میں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے نواب مرزا خان داغؔ، میر تقی میرؔ۔

۴) عُرف: وہ چھوٹا نام ہے جو محبت یا حقارت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو۔ جیسے لالہ چھکن، میاں فتو وغیرہ۔

۵) کنیت: وہ نام ہے جو ماں، باپ، بیٹے، بیٹی کی نسبت سے رکھا جاتا ہے۔ جیسے ابن بطوطہ، ابوحارثہ، اُم ایمن، ابن مریم، بنت عقیق وغیرہ۔

سبق: ﴿دوستی﴾

<u>اقوال زریں:</u> عقل مند سوچ کر بولتا ہے جبکہ بے عقل بول کر سوچتا ہے۔

<u>مرکزی خیال:</u> دوستی ایک بہت ہی قیمتی اور خاص رشتہ ہوتا ہے۔ جس کا سچا دوست ہو وہ انسان اس دنیا میں خوش

قسمت ہے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کے پاس دنیا کی دولت اور لذت ہے لیکن پھر بھی آپ اتنا خوش نہیں رہ سکتے جتنا کہ ایک دوست کے ساتھ ہونے سے رہ سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور صرف ایک سچا دوست ہو تو آپ اس کے ساتھ اپنی زندگی کو اچھے سے بسر کرسکتے ہیں۔ ایک شخص کو اپنی خوشی اور غم بانٹنے کے لئے ایک سچے دوست کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک حقیقی دوست ہمارے جذبات کو سمجھتا ہے اور ان پر قابو پانے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

<u>خلاصہ:</u> یہ سبق بہارستان اُردو سے ماخوذ کیا گیا ہے۔ اس سبق میں دوستی کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ احمد اور ندیم دو دوست تھے۔ دونوں ہم جماعت تھے۔ پڑھائی ہو یا کھیل کود دونوں ساتھ نظر آتے تھے۔ گرمی کے دن تھے۔ اسکول میں ایکسکرشن کا پروگرام بنا۔ پکنک کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہوئیں۔ احمد اور ندیم نے بھی کچھ لڑکوں کے ساتھ مل کر اپنی ایک ٹولی بنالی۔ دوسرے دن سب لڑکے ہنسی خوشی اسکول پہنچے۔ لڑکے گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ احمد اور ندیم بس میں ایک دوسرے کے پاس بیٹھے تھے۔ بس میں وہ آپس میں ہنس کھیل رہے تھے۔ چند گھنٹوں میں وہ پہلگام پہنچ گئے۔ احمد اور ندیم نے پہلگام کے بارے میں سُنا تو تھا لیکن آج پہلی بار وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر گھومنے کے بعد دیم اور احمد نے کھانا کھایا اور مختلف اطراف میں سیر کو نکلے۔ احمد اور ندیم جنگل کی طرف نکل گئے۔ احمد اور ندیم کو اس بات کا خیال ہی نہیں رہا کہ وہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں سے گزرتے ہوئے بہت دور نکل گئے کہ اچانک انہیں ایک خوفناک آواز سنائی دی۔ جنگل کی خاموشی میں اس آواز نے دونوں کو ڈرا دیا۔ اتنے میں احمد کو ایک ریچھ نظر آیا۔ ریچھ ان کی طرف آرہا تھا احمد نے ندویم کا ہاتھ فوراً جھٹک دیا اور پیڑ پر چڑھ گیا۔ ندیم نے جب ریچھ کو دیکھا تو اس نے ڈر کے مارے احمد کو پکارتے ہوئے کہا ''احمد مجھے بچاؤ، مجھے پیڑ پر چڑھنا نہیں آتا'' ندیم کو گھبراہٹ میں اور کچھ نہ سوجھا، وہ زمین پر لیٹ گیا۔ اس نے اپنی سانسیں روک لی۔ ریچھ نے قریب آکر ایک لمحہ کے لیے سونگھا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ندیم ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ ریچھ جا چُکا ہے۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور احمد کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر احمد کی بے وفائی سے ندیم کو بہت دُکھ ہوا۔ احمد نے جب دیکھا کہ ریچھ جا چُکا ہے تو وہ ندیم سے کہنے لگا۔ ''شکر ہے بچ گئے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ ریچھ تمہارے کان میں کیا کہہ رہا تھا''۔ ندیم مسکرا کر بولا: ''ریچھ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے''۔

الفاظ	معنی
۱) ایکسکرشن	پکنک
۲) پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہونا
۳)ایک جان دو قالب	گہرے دوست
۴) تفریح	سیر
۵)صحت افزا	صحت بخش
۶)بے بسی	مجبوری
۷)جان میں جان آنا	خوش ہونا

☆ سوالات جوابات:

س) لڑکے ایکسکرشن کے لیے کہاں گئے؟

ج) لڑکے ایکسکرشن کے لیے پہلگام گئے تھے۔

س)پہلگام کیوں مشہور ہے؟

ج) پہلگام کشمیر کا ایک صحت افزا مقام ہے جو کہ اپنی خوبصورتی اور آب و ہوا کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

س) احمد نے ریچھ کو دیکھ کر کیا کیا؟

ج)احمد نے ریچھ کو دیکھ کر ندیم کا ہاتھ جھٹک دیا اور پھرتی سے ایک پیڑ پر چڑھ گیا۔

س) ندیم کو احمد کے کس عمل سے دُکھ پہنچا؟

ج) ندیم کو احمد کی بے وفائی سے بہت دُکھ ہوا۔ کیوں کہ احمد ندیم کو چھوڑ کر خود پیڑ پر چڑھ گیا۔

س۔محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔پھولے نہ سمانا: بچوں نے جب ایکسکرشن کی خبر سنی تو وہ پھولے نہ سمائیں۔

۲۔ایک جان دو قلب: احمد اور ندیم کی دوستی ایسی تھی کہ جیسے ایک جان دو قلب۔

۳۔جان میں جان آنا: ندیم نے جب دیکھا کہ ریچھ جا چکا ہے تو اس کی جان میں جان آ گئی۔

س۔ خلی جگہوں کو پُر کیجیے۔

۱۔احمد اور ندیم۔۔۔۔۔تھے(دوست)

۲۔پہلگام کشمیر کا ایک۔۔۔۔۔مقام ہے۔(صحت افزا)

۳۔احمد نے ندیم کا ہاتھ فوراً۔۔۔۔دیا۔ (جھٹک)

۴۔دوست وہی ہے جو مصیبت میں۔۔۔۔۔۔(کام آئے)

﴿سرگرمی﴾

اپنے دوست کے متعلق پانچ جملے اپنی کاپی پر لکھیے۔